انھوں نے آگے تعلیم دیے۔

حنفی نماز کی اصطلاح ہی غلط ہے' آپ اسے کیوں قبول کرتے ہیں۔ پھر تو کوئی مالکی نماز ہوگی 'کوئی شافعی 'کوئی حنبلی 'کوئی بخاری۔ نماز ایک ہی ہے 'طریقوں میں معمولی اختلافات ہیں۔

جب کوئی آپ کو طعنہ دے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں 'آپ اس تلاش میں لگ جائیں کہ ایک ایک چیز کے لیے آپ احادیث اور روایات جمع کریں تو اس سے زیادہ فضول اور لاحاصل مشغلہ کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے استنباط کا علم' آپ کے معترضین کے پاس ہے نہ آپ کے۔ ۱۴سو سال سے اگر امت ایک طریقے پر متفق نہیں ہو سکی تو اب کیسے ہوگی۔ عہد نبوی سے یہی طریقہ چلا آ رہا ہے کہ سب اپنے علم و فہم کے مطابق عمل کرتے 'دوسرے کو غلط نہ کہتے۔ اس سے زیادہ کبر کیا ہو سکتا ہے کہ کہا جائے: آدھی سے زیادہ امت کی ۱۴سو سال سے نمازیں ہی نہیں ہوئیں۔ ویسے علمائے احناف نے حنفی طریقے کے حق میں ساری احادیث جمع کر دی ہیں۔ لیکن میرے خیال میں آپ کو اس قضیے سے بچنا چاہیے۔ (خ - م)

توحید اور اصلاح عقائد

ایک خالص دینی جماعت کا اولین اور بنیادی کام شرک و بدعت کے خلاف دائمی طور پر سرگرم اور متحرک ہونا ہے یعنی اصلاح عقائد اس کا اولین فرض ہے اور اس کے بغیر کسی تنظیم کو دینی جماعت کے طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا مودودی مرحوم نے توحید کو اچھی طرح سمجھا اور سمجھانے کی کوشش بھی کی لیکن مشرکانہ عقائد کے خلاف سرگرم جدوجہد کی راہ ترک کر دی یہاں تک کہ مشرکانہ عقائد کے علم بردار لیڈروں کے پیچھے نماز ادا کرنے کو درست کہا اور حکمت تبلیغ اور تفرقہ بازی سے اجتناب کے نام پر تبلیغ توحید کا کام بند کرا دیا۔ جماعت اسلامی کو چاہیے کہ اصلاح عقائد پر بھرپور توجہ دے۔ موحد بن کر ہی کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان امت میں ایک دینی جماعت کا سب سے مقدم اور بنیادی کام اسلام سے وابستگی کا احیا' تذکار نعمت ہدایت (اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ) 'اللہ کے ساتھ ایفائے عہد کی دعوت (أَوْفُوا بِعَهْدِي) 'خشیت و خوف الٰہی کی دعوت (إِيَّايَ فَاتَّقُونِ اور إِيَّايَ فَارْهَبُونِ) 'قول و فعل کے تضاد سے بچنے کی نصیحت 'اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کی سعی 'اور صبر و صلوٰۃ کی تلقین اور آخرت کی تیاری کی تذکیر ہے۔ اس میں جہاں 'جس حد تک ضروری ہو عقائد کی اصلاح بھی۔ جو پہلے سے مسلمان ہوں 'اور توحید کے مدعی 'ان کی اصلاح کے لیے سارا اور مقدم زور صرف شرک و بدعت کے خلاف لگانا دعوت

کی قرآنی حکمت اور اسلوب کے مطابق نہیں۔ اسلام سے وابستگی اور احساس نعمت ہدایت کے سہارے ہی عقائد کی اصلاح ہونا چاہیے اور ممکن ہے سورۃ مناظرہ بازی اور تکفیر و تضلیل و تفسیق کے لاحاصل کام میں امت پارہ پارہ ہو جائے گی۔ حاصل کچھ نہ ہو گا۔

"جو ہمارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ ہم میں سے ہے"۔ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر امت مسلمہ کی اصلاح و احیا کا کام ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی کہانی قرآن میں پڑھ لیجیے، تمام اصول و رموز آپ پر آشکار ہو جائیں گے۔

جماعت اسلامی اس راہ پر گامزن ہے۔ اس سے عقیدہ توحید کی صحت، اور شرک و بدعت کے استیصال کی راہ بنے گی۔ (خ - م)

قطع رحمی کی گنجایش

ونخلع ونترک من یفجرک کی عملی تشریح کیجیے۔ نیز یہ بتایا جائے۔ اسلام میں قطع رحمی کی گنجایش کن حالات میں ہے۔؟

نخلع و نترک ایک دعا ہے، اس کے عملی انطباق کی تفصیلات قرآن و سنت کی نصوص اور نبی کریم ؐ اور صحابہ ؓ کے عمل سے متعین ہوں گی۔

فاسق و فاجر مسلمان تو پھر مسلمان ہے، کافر و مشرک لوگوں سے تعلقات کے بارے میں بھی قطع رحمی اور ترک تعلق کی ہدایت نہیں دی گئی۔ قطع رحمی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ قرآن مجید نے یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ اور یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ کو دو بالکل بنیادی متضاد صفات کے طور پر بیان کیا ہے جو جنت یا دوزخ کا مستحق بناتی ہیں۔ کافر و مشرک والدین اگر شرک پر زور دیں تو صرف اس معاملے میں ان کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے، اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں معروف کے مطابق حسن سلوک کرنے کا حکم ہے (سورۃ لقمان)۔ مکہ میں ہجر جمیل کی ہدایت کی گئی، یعنی خوبصورتی سے، بغیر کسی بدنما صورت کے، الگ رہو۔ یعنی دل کا تعلق نہ رکھو۔ سورۃ ممتحنہ کی آیت واضح ہے، جن لوگوں نے گھر بدر نہیں کیا، قتال نہیں کیا، ان کے ساتھ بر (نیکی اور وفا) اور قسط کا برتاؤ کرو۔

مسلمان فاسق و فاجر ہو تو بھی مسلمان ہے۔ کافر کے بارے میں جو احکامات ہیں، مسلمان کم سے کم ان کا وہ بدرجہ اتم مستحق ہے۔ لیکن مسلمان سے کینہ نہ رکھنا، مسلمان سے تین دن سے زیادہ بول چال ترک نہ کرنا، (اور یہ نہیں بیان کیا کہ یہ لازماً صالح اور متقی مسلمان ہو) اس کی حمایت و نصرت کرنا، اس کی ستر پوشی کرنا ـــــ یہ سب قرآن و سنت کے احکام ہیں۔ (خ - م)